تعارف

صاحب تصانیفِ کثیرہ، محدث بہاولپوری

حضرت علامہ مولانا مفتی

محمد فیض احمد اُویسی رضوی

علیہ الرحمۃ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

تعارف

حضور فیضِ ملت، مُفسرِ اعظم پاکستان، مُصنفِ اعظم ایشیاء، شمشیرِ بے نیام

حضرت ابوالصالح امام مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ

نوٹ: اگر اس تعارف میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

﴿آپ کی شخصیت﴾

مشک وعنبر کبھی تعارف کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنا تعارف آپ ہی ہوتے ہیں۔ اُستاذ العلماء حضور قبلہ مفسر اعظم پاکستان مدظلہ العالی کی شخصیت ہمہ صفت موصوف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں گونا گوں صفات اور خصوصیات کا حامل بنایا تھا۔ حضور قبلہ مفسر اعظم پاکستان قبیلہ'لاڑ' کے چشم و چراغ تھے اور یہ قبیلہ لاڑ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پشت سے چلا ہے اِسی قبیلہ کے تین بھائی جو کہ غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید تھے، کے فرمان کے مطابق ادھر برصغیر تشریف لائے تھے اور غیر مسلموں سے جنگ لڑتے ہوئے درجہ شہادت حاصل کیا تھا۔ حضور قبلہ مفسر اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ فنِ تعمیر کی وہ بے مثال شخصیت تھے جن کی کتابیں اِس وقت تقریباً ساڑھے چار ہزار (4500) کے قریب ہیں۔ اِس زمانہ میں درپیش ہر مسئلہ پر آپ نے قلم اٹھایا تھا اور ہر مسئلہ کو اپنے مخصوص انداز میں "اَلَمْ نَشْرَحْ" کر کے چھوڑا۔ بعد میں آنے والی نسلیں مدّتوں آپ کی کُتب سے استفادہ حاصل کرتی رہیں گی "فنِ تدریس" میں آپ اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ اسلامی علوم وفنون ہوں یا دورہ حدیث وتفسیر آپ کے لاکھوں شاگرد اِس وقت دنیا کے مختلف کونوں میں جہالت کے اندھیروں کو مٹاتے ہوئے علمی ضیاء پاشیاں کر رہے ہیں۔

آپ کا اصل وطن "پکہ لاڑاں، ضلع رحیم یار خان" ہے لیکن آپ نے "بہاولپور شریف" کو شرف سکونت بخشا یہاں اُس وقت خارجیت کا دوردورہ تھا۔ یہاں تک کہ سُنیت کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں ملتی تھی، حضور قبلہ مفسرِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کی استقامت نے بہاولپور کے حالات بدل کر رکھ دیئے۔ آج قریباً ڈیڑھ سو (150) مساجد سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی صدائیں بلند ہوتی ہیں یہ سب اُویسی صاحب کا فیضان ہے۔

تاریخِ اسلام میں ایسی شخصیات لاتعداد ہیں جو علمی اور روحانی اعتبار سے کامل اور اکمل ہیں لیکن اُن پر غلبہ کسی ایک کا ہوتا ہے۔ جیسے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خواجہ معین الدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑی علمی شخصیات ہیں۔ لیکن اِن پر غلبہ تصوّف اور روحانیت کا تھا۔ اِس لئے اِن کا نام "صوفیاء کرام" کی صف میں لکھا جاتا ہے۔

اِسی طرح محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ، غزالی زماں سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ علمی و روحانی اعتبار سے کامل واکمل شخصیات ہیں۔ لیکن اِن پر علم کا غلبہ تھا جس کی بناء پر آپ کا نام "علماء ومحدثین" کی صف میں آتا ہے۔ اسی طرح حضور قبلہ مفسر اعظم پاکستان مدظلہ العالی ہر لحاظ سے کامل واکمل ہیں لیکن غلبہ چونکہ علم کا ہے۔ اِس لیئے آپ کا نام علمی دنیا میں زیادہ مشہور ہے ورنہ آپ سید السالکین، برہان الواصلین ہیں اِن کا یہ روحانی مقام وہی لوگ

جانتے ہیں جو اِس میدان کے شاہسوار ہیں۔

﴿عالمِ اسلام کی اک عظیم ہستی جو اپنی مثال آپ ہے﴾

اللہ ﷻ کے نیک بندے ہر دور میں موجود رہے ہیں اور تا قیامت رہیں گے۔ جب تک روئے زمین پر کوئی ولی اللہ موجود ہوگا اُس وقت تک قیامت نہ آئے گی۔ اِنہی بُزرگ ہستیوں میں سے ایک تھے جنہوں نے اپنی زندگی کو درسِ توحید و رسالت کے لئے وقف کر دیا۔ آپ ہر لمحہ اشاعتِ دین میں مصروف رہے اور کلمۂ حق کو اپنا نصب العین بنائے رکھا۔ آپ کی سیرت و کردار سے صاف عیاں ہے کہ آپ کی نگاہ میں دنیاوی جاہ و حشمت کی کچھ بھی وُقعت نہ تھی۔ آپ نے مال و زر اور دنیاوی مفادات کے حصول کی طرف کبھی توجہ نہ دی اور ہر دم رضائے محمدِ مصطفیٰ ﷺ کے حصول میں کوشاں رہے۔

☆ موجودہ دور کے کثیر التصانیف اور فاضل جن کا کثرتِ تصانیف و تالیفات میں کوئی مدِ مقابل دکھائی نہیں دیتا۔ ☆ اِن کا شمار اُن میں ہوتا ہے جو بیک وقت کئی محاذوں پر کام کر رہے تھے۔ ☆ درس و تدریس، وعظ و تقریر کے ساتھ ساتھ وہ محققانہ تحاریر میں بھی یگانہ روزگار ہیں۔ ☆ متعدد ضخیم و عظیم کتب کے تراجم اور شارح کے بادشاہ تھے۔ ☆ صاحبِ علم اور زہد و تقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے۔ ☆ آپ اہلسنت کے جیّد عالم اور یادگار اسلاف تھے۔ ☆ ایامِ طالبِ علمی سے لکھ رہے تھے اور تصانیف اور تالیف کا فطری ذوق رکھتے تھے۔ ☆ وہ سفر و حضر میں بھی قلم و قرطاس تھامے دکھائی دیتے تھے۔ ☆ اِنکی فکر و قلم میں بھی برکت تھی۔ ☆ اندازِ بیاں انتہائی شیریں، مشفقانہ، سادہ اور عام فہم، مگر عالمانہ جاہ و جلال سے بھر پور تھے۔ ☆ آپ انتہائی فقیر صفت طبیعت کے حامل، کمال درجہ سادگی، تقویٰ، تصوف اور عشقِ رسول ﷺ سے سرشار اور اللہ ربّ العزت کے کامل ولی اور پارسا بزرگ تھے۔ ☆ واعظ بھی بے مثال، خطیب باکمال، عابد بے ریا، عالم باعمل، صوفی باصفا، سنیوں کے پیشوا اور زہد و تقویٰ سے سرشار۔ ☆ آپ شریعت، طریقت، معرفت، اور تصوّف میں بھی اہم کردار اور خدمت انجام دے رہے تھے۔ ☆ تفسیر و احادیث اور فقہ وغیرہ علوم میں ایک ماہر اور کامل اُستاد کی حیثیت رکھتے تھے۔ ☆ آپ ایک نامور مفسرِ اعظم، محدثِ وقت، فقیہ العصر، مفکرِ اسلام، رئیس التحریر، اِمام المناظرین، اُستاذ العلماء والفضلاء، ابو المفتیان اور قطبِ زماں تھے۔ ☆ وطنِ عزیز ملکِ پاکستان کی وہ عظیم ہستی جن کو غزالئ زماں، رازئ دوراں، ثانئ اعلحضرت اور اہلسنت کا عظیم سرمایہ کہا جاتا ہے۔ ☆ میری مُراد اُن سے مسلک کے پاسبان، اللہ کا احسان، مفسرِ قرآن، سرچشمۂ فیضان، وہ فیضِ بیکراں، فیضان ہی فیضان، نمازئ میدان، علماء کے بھی سلطان، سنیوں کی

جان، اِک عظیم انسان، ملک کی آن بان، صاحبِ عرفان، وہ سحر بیان، مسلک کے ترجمان، عظمت کا اِک نشان، اک غنیمت جان، اللہ ﷻ کی اِک شان، سب پہ مہربان، ہاں وہی جن کو **"آفتاب سلسلئہ اویسیہ"** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جن کا نامِ نامی اسمِ گرامی شیخ التفسیر والحدیث، اُستاذ العرب والعجم، ابوالمفتیان، مناظرِ اسلام، پیر ابوالصالح، رہبرِ شریعت، پیرِ طریقت حضرت علامہ مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** علیہ الرحمۃ ہے۔

☆ جی ہاں یہ وہی ہستی ہیں جن کو چالیس (40) سال سے ہر سال حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہورہی تھی۔ ☆ جو خود بھی حافظ قرآن اور اولاد بھی حافظِ قرآن ہے۔ ☆ جو خود بھی عالمِ دین اور اولاد بھی علمائے کرام ہیں۔ ☆ جو خود بھی مفتی اور بچے بھی شرعی و دینی مسائل کے رہنما ہیں۔ ☆ جو خود بھی سادہ اور بچے بھی سادگی کا نمونہ بنے ہوئے ہیں۔ ☆ جو اُویسی بھی ہیں، قادری بھی ہیں۔ ☆ جو محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب علیہ الرحمہ کے شاگردِ خاص تھے۔ ☆ جو آج کے دور میں تصویرِ اسلاف تھے۔ ☆ جو مناظرِ اسلام تھے۔ ☆ جو گستاخوں کے لئے شمشیرِ بے نیام تھے۔ ☆ جن کو دیکھ کر خدا یاد آجاتا تھا۔ ☆ جو عشقِ رسول ﷺ سے سرشار تھے۔ ☆ جو سینکڑوں علمائے اہلسنت کے دلبر و دلدار ہیں۔ ☆ جن کے نام کے جھنڈے گڑ چکے ہیں۔ ☆ جنہوں نے اپنا تن، من، دھن سُنّیت کے لئے وقف کردیا۔ ☆ جو امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی بولی بولتے تھے۔ ☆ جو حضرت الحاج خواجہ محمد دین سیرانی علیہ الرحمہ (سجادہ نشین دربار عالیہ حضرت خواجہ محکم دین سیرانی علیہ الرحمہ) کے خلیفۂ مجاز اور مُریدِ صادق ہیں۔ ☆ جو حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں نوری بریلوی علیہ الرحمہ کے بھی خلیفۂ مجاز اور مُرید صادق ہیں۔

ربِ قدیر کی جناب میں دعا ہے کہ "وہ اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے صدقہ و طفیل آپکے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کی قبرِ پُر انوار میں برکت فرمائے اور ہم سب کو آپ کے فیض سے مستفیض فرمائے"۔ (آمین بجاہِ طٰہٰ ویٰس)

﴿آپ اپنی مثال آپ ھیں﴾

حضور مفسرِ اعظم پاکستان مدظلہ العالی انتہائی فقیر صفت طبیعت کے حامل، کامل درجہ صاحبِ تقویٰ و تصوّف اور عشقِ رسول ﷺ سے سرشار اللہ تعالیٰ کے ولی کامل تھے۔ جو طریقت و معرفت میں بھی خدماتِ تصوّف پیش کررہے تھے۔ تفسیر و حدیث وفقہ وغیرہ علوم میں اُستاذ الاساتذہ کی حیثیت سے ممتاز تھے۔ آپ محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد فیصل آبادی علیہ الرحمہ کے شاگردِ رشید، حضرت خواجہ محمد محکم الدین سیرانی علیہ الرحمہ کے مریدِ صادق اور حضور مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان نوری علیہ الرحمہ المتوفی ۱۴۰۲ھ بمطابق ۱۹۸۱ء کے نامور خلیفہ تھے۔ پہلے "حامد آباد، ضلع

رحیم یار خان'' (آپ کے آبائی گاؤں) میں تدریس کا آغاز فرمایا جہاں تا حال اِشاعتِ دین کا مقدس پروگرام جاری ہے اور بے شمار آپ کے تلامذہ اندرونِ ملک و بیرونِ ملک کئی مدارس و جامعات چلا رہے ہیں۔

حضور مفسرِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کے بارے میں ماہرِ رضویات، رئیس التحریر، فخرِ اہلسنّت حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری نقشبندی علیہ الرحمہ (سرپرستِ اعلیٰ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان) اِس طرح رقم فرماتے ہیں:

''اِن کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں کی فہرست حروفِ تہجی کی ترتیب پر شائع کی گئی ہے۔ اِس سلسلے میں مشہور مفکر اور اپنے عہد کے صاحب طرزِ ادیب و محقق حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کی اس رائے سے میں بھی اتفاق کرتا ہوں کہ حروف تہجی کے بجائے فن اور موضوع کے اعتبار سے ان کی کتابوں کی فہرست اگر مرتب کی جائے تو قارئین کو بھی اپنے پسندیدہ موضوع پر کتابوں کی تلاش میں آسانی ہو جائے گی''۔

پروفیسر علامہ غلام مصطفیٰ مجددی علیہ الرحمہ (شکر گڑھ) فرماتے ہیں:

''مجھے حضور ﷺ کی حدیث مبارک یاد آرہی ہے کہ **وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا**

(صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهيد، الجزء ٥، الصفحة ١٢٤، الحديث ١٢٥٨)

(صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا صلى الله عليه وسلم وصفاته، الجزء ١١، الصفحة ٤١٥، الحديث ٤٢٤٨)

یعنی ''اللہ (عزوجل) کی قسم مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے ہاں یہ خوف ہے کہ تم دنیا میں کھو جاؤ گے''۔ الحمدللہ! ہم مشرک نہیں مگر معاذ اللہ عزوجل دنیا دار اور زر پرست ہیں۔ میں ہر صاحب درد کے دل پر دستک دیتا ہوں کہ اگر ہم نے حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمہ جیسے عظیم لوگوں کی قدر نہ کی تو تاریخ ہمیں معاف نہ کرے گی''۔

﴿حضور فیضِ ملّت بحیثیت فقھی اعظم﴾

حضور قبلہ مفسرِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ نے جہاں علومِ قرآن اور علومِ احادیث میں ایک مقام اور نام پیدا کیا وہاں حضور قبلہ مفسرِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ ''فقہ'' کے میدان میں بھی اپنی مثال آپ تھے اور فقہ کی دنیا میں '' **ثانی ابی حنیفه** '' نظر آتے تھے۔ فتاویٰ کی دنیا میں ''اُویسی'' ایک نام ہے۔ آیئے آپ کو لے چلتے ہیں گلستانِ تصانیف اُویسی میں اور آپ کو سیر کراتے ہیں کہ حضور قبلہ مفسرِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ نے فقہ حنفی پر کون کونسے احسانات کیے تھے۔

"فتا وی اُویسیہ" جوکہ "(۱۲) جلدوں" پر مشتمل ہے، فتاویٰ فقاہت کی دنیا میں حضرت اُویسی کا ایک نادر وشاہکار کارنامہ ہے۔ فتاویٰ اُویسیہ کے علاوہ حضور قبلہ فیضِ ملّت کی فقہی سطح پر تصنیفی خدمات کیا تھی۔ اِن پر اجمالی نظر ڈالتے ہیں۔ تفصیل کیلئے 'علم کے موتی' فہرست کُتب اُویسی قبلہ ملاحظہ فرمائیے۔

حضور قبلہ مفسرِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کی پہلی تصنیف "کار آمد مسئلے" سوالاً جواباً پر مشتمل "کشکولِ اُویسی" (۱۰ جلدوں) پر مشتمل ہے جس کی کچھ جلدیں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر علمی حلقوں میں داد وصول کر چکی ہے۔ فقہ کے موضوع پر بھی شائع ہو چکی ہیں۔

﴿فیضِ ملّت کی فقہ سے متعلق دیگر کُتب کی ایک جھلکی﴾

اِمامِ اعظم ابوحنیفہ کی فقاہت، اذان جمعہ کی شرعی حیثیت، آٹھ تراویح بدعت ہے، اِسرارِ شریعت خلاصہ بہارِ شریعت، انوارِ شریعت (فقہ حنفی کے چیدہ چیدہ مسائل)، اِسلامی نصاب (عقائد فقہ)، اشمار الربح فی احکام الذبح (فقہی مسائل)، اُصولِ فقہ، دیہاتی جمعہ، احکامِ شریعت (سرائیکی)، بیس تراویح کی شرعی حیثیت، برتھ کنٹرول یا ضبطِ ولادت، ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور مسلمان، بیمہ زندگی، پنجابی مترجم نماز مع مقدمہ، حاشیہ اویسی، رویتِ ہلال کی شرعی حیثیت، تاریخِ فقہ، تلاوتِ خطبہ کے وقت حضور ﷺ کا نام چومنا (ایک اہم فتویٰ)، حلال حرام جانور، تاریخ الفقہاء، ٹیلی ویژن دیکھنا کیسا ہے؟ (ایک اہم فتویٰ)، ٹوتھ پیسٹ اور مسواک، ٹیکہ مفسدِ روز، چرم مہائے قربانی (ایک اہم فتویٰ)، جمعہ کی شرائط واحکام، حلال جانور کی اوجھڑی کا حکم (فتویٰ)، حرمتِ سیاہ خضاب، خلاصتہ المیراث (علمِ میراث پر محققانہ تصنیف)، خاندانی منصوبہ بندی، خلاصہ فتاویٰ رضویہ، ننگے سر نماز پڑھنے کا حکم (ایک فتویٰ)، داڑھی منڈے کی اِمامت کا مسئلہ، دیت المراۃ، داڑھی کی شرعی مقدار، کوا حلال ہے یا حرام ہے؟، رُکوع کی رکعت کا حکم، دفع الاختلاف فی مسائل الاضاف، سید زادی سے غیر سید کا نکاح، صلوٰۃ المریض، طلاقہ ثلاثہ، طب اور فقہ حنفی، عورت چار شادیاں کیوں نہیں کر سکتی؟ (ایک اہم فتویٰ)، عربوں کی طرز پر اذان (ایک فتویٰ)، عطیہ چشم وخون (ایک فتویٰ)، غیر بالغ اِمام کے پیچھے نماز، غیر مقلدین کی ننگے سر نماز کا حکم، غیر مسلم کا ذبیحہ (فتویٰ)، غیر مرد کا نطفہ رحم میں رکھوانے کا حکم (اہم فتویٰ)، غیر مقلدین اور مسائلِ سفر، فیض الشبارہ فی مسائل المسافرہ، رجب کے کونڈے (ایک فتویٰ)، فقہ جعفری رفقہ حنفی، فضائلِ جمعۃ الوداع، فیصلہ ہشت مسئلہ (۱۰ جلدیں)، فقہ حنفی اور وہابی، قرأت خلف الامام، جرابوں پر مسح ناجائز ہے (فتویٰ)، قراۃ الفاتحہ فی

الجنازہ (غیر مقلدین کارد)، گوہ کھانا (ایک فتویٰ)، نوافل قضاعمری (فتویٰ)، نمازِ فجر کی سنتیں (فتویٰ)، نمازِ حنفی ہی نمازِ محمدی ہے، الوضو (وضو کے مکمل احکام)، وی سی آر کے شرعی احکام، نمازِ حنفی (سرائیکی مترجم مع شرح)، جدید شرعی مسائل اور اُن کا حل۔

﴿قبلہ فیضِ ملت بحیثیت مفسرِ اعظم پاکستان﴾

علماءِ تفسیر نے مفسر میں درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری قرار دیا ہے۔

۱۔صحتِ عقیدہ۔

۲۔خواہشاتِ نفسانی سے مُبَرّا۔

۳۔عربی لغت اور اس کے فروغ کا علم۔

۴۔قرآنی علوم کا علم۔

۵۔رقتِ فضل یا دوربانی۔

حضور قبلہ مفسرِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ نے دنیاءِ تفسیر میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا تھا۔احناف کی مشہور و معروف تفسیر "روح البیان "کا" (۳۰) جلدوں" میں" فیوض الرحمٰن" کے نام سے ترجمہ کر کے تراجم کی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔ترجمہ فیوض الرحمٰن کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ" پاکستان" کا شاید ہی کوئی شہر ایسا ہو یا کُتب خانہ ہو جس کی زینت فیوض الرحمٰن نہ بنی ہو۔حتیٰ کہ اب ہندوستان میں بھی شائع ہوئی ہے اور تمام عوام وخواص اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔برِ صغیر کی دوسو سالہ تاریخ میں تفسیرِ مظھری (عربی) کا ریکارڈ بھی حضور مفسرِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کے قلم نے توڑا تھا۔

"۱۰ ضخیم جلدوں" میں عربی تفسیر" فضل المنان فی آیا ت القرآن" تحریر کر کے عربی تفاسیر کی دنیا میں ایک نئی تفسیر کا اضافہ کیا۔تفسیر فضل المنان کا مقدمہ، سورۃ فاتحہ اور کچھ پاروں کی جلدیں منظرِ عام پر آچکی ہیں دیگر انتظار میں ہیں کہ کوئی مردِ مجاہد آئے اور انھیں چھپوا کر اس کارِ خیر کیلئے اپنا نام رقم کروائے۔اس کے علاوہ تفاسیر کے میدان میں دیگر شاہکار کام بھی سرانجام دیئے ہیں۔جن کی اجمالی تفصیل ہدیہ قارئین ہے۔

﴿فیضِ ملّت کی تحریر کردہ تفاسیر کا ایک اجمالی جانزہ﴾

تفسیرِ اُویسی (اردو،۱۵ جلدیں اور عربی الگ)، تفسیر انك لا تهدی ، تفسیر آية نور، تفسیر آ ية قل لا اقو ل لکم، تفسیر آ ية عنده مفاتح الغيب، تاريخ القرآن، تقابلِ تراجم قرآن، تفاسير سور ة الفا تحه و التعوذ فی

تفسیر التعوذ، تاریخ تفسیر القرآن،التحریف والبھتان العظیم فی تفسیر تفھیم القرآن ، تزئین الجنان بمکالۃ القرآن ،تفسیر آیۃ و ما اھل بہ لغیر اللہ، تفسیرامام احمد رضا، آیۃقواعد نا سخ منسوخ،فیض الرسول فی اسباب النزول (۱۰جلدیں)،احسن البیان فی اُصول تفسیرالقرآن (۳جلدیں)تفسیر بالرائے(۳جلدیں)الھلالین ترجمہ وشرح اُردو جلالین (۵جلدیں)،فیض القدیر فی اُصول التفسیر،القول الراسخ فی معرفۃ المنسوخ و الناسخ،احسن الشور فی روابط الآیات والسو، فتح المغلقات فی شرح المقطعات ،خیر الخلاص تفسیر سورہ اخلاص،ازالۃ المشتبھات فی آیات المتشابھات ،تفسیر سورہ فاتحہ ، تفسیر ورفعنا لکَ ذکرک،اعجاز القرآن ،الاسعاف فی تفاسیر الاحناف ،فیض القرآن فی ترجمۃ القرآن،احسن الشورفی روابط الاسماء والسور ۔

«حضور فیضِ ملت کے مشہور اور کامیاب مناظرے»

الحمدللہ! حضور فیضِ ملّت نے میدانِ مناظرہ میں بھی مخالفین کو ہمیشہ منہ کے بل گرایا۔آپ بہترین مناظرِ اسلام کے طور پر سامنے آئے اور اکثر مناظروں میں تو ایک جملے میں مخالفین کے چودہ طبق روشن فرما دیئے۔ایک بار کا ذکر ہے جب آپ حضور محدّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد علیہ الرحمہ کے پاس زیرِ تعلیم تھے۔ایک شخص آیا اور کہا کہ حضور ہمارے علاقہ میں مخالفین نے ناک میں دم کیا ہوا ہے۔اُلٹے سیدھے سوال کر کے بھولے بھالے سُنی مسلمانوں کو بہکا رہے ہیں۔آپ کوئی مناظر دیں تا کہ وہ اُن سے مناظرہ کر سکے۔اُس وقت فیضِ ملّت سامنے سے تشریف لا رہے تھے جو کہ اُس وقت نوجوان تھے۔محدّثِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ نے فرمایا ”میرا شیر آ رہا ہے اسے لے جاؤ“۔فیضِ ملّت کی وُسعتِ علمی اِس میدان میں اِن کا مجرّب ہتھیار ہے۔عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ جو عالمِ دین درس و تدریس کے شعبہ کو اپناتا ہے وہ واعظ و تقریر میں کہیں ہی نظر آتا ہے۔اگر واعظ و تقریر کو اپناتا ہے تو تحریر و تالیف میں نام نہیں کر پاتا۔اگر تحریر و تالیف کو وقت دیتا ہے تو مناظرے شاید ہی کرتا ہے۔مگر داد دیجیئے اِس مردِ مجاہد کو کہ جس نے کوئی میدان ایسا نہیں جہاں قدم نہ رکھا ہو اور اگر قدم رکھا تو ربِ قدیر نے اِن کے خلوص کے بدلے اِنھیں غازیٔ میدان کیا۔آیئے دیکھتے ہیں فیضِ ملّت نے کہاں کہاں مخالفین کو شکست کا منہ دکھایا۔

«فیضِ ملّت کے کامیاب مناظروں کی ایک جھلکی»

پہلا مناظرہ: ۱۳۷۲ھ بمطابق ۱۹۵۲ء دورہ حدیث سے فراغت کے بعد بستی بہرام بلوچ میں مولوی نصیر احمد دیو

بندی سے ''علمِ غیب'' کے موضوع پر بڑا کامیاب مناظرہ کیا جس کی وجہ سے ساری بستی بد مذہبوں سے آج تک محفوظ ہے ۔اِس مناظرے سے کچھ عرصہ پہلے ایک اور مناظرہ بھی کیا تھا جس کی معلومات نہ مل سکی۔

دوسرا مناظرہ: ۱۳۹۱ھ بمطابق ۲۸ مئی ۱۹۸۱ء بروز جمعہ مولوی عبدالکریم شاہ دیوبندی ساکن ڈیرہ غازی خان سے مناظرہ کیا۔

تیسرا مناظرہ: ۱۳۹۱ھ بمطابق ۱۹۸۱ء نواب شاہ سندھ میں مولوی عبداللہ شاہ دیوبندی سے کامیاب مناظرہ کیا۔

چوتھا مناظرہ: ۲ رجب المرجب ۱۳۹۲ھ بمطابق ۲۴ اگست ۱۹۷۱ء بروز منگل بمقام بنگلہ ملکانی، لیاقت پور، ضلع رحیم یار خان ایک مشہور دیوبندی مولوی سے مناظرہ فرمایا۔ جس میں ہمیشہ کی طرح رب تعالیٰ نے آپ کو نصرت سے ہمکنار فرمایا۔

پانچواں مناظرہ: ۱۱ صفر ۱۴۰۵ھ بمطابق ۲۶ نومبر ۱۹۸۴ء بروز منگل قصبہ بیٹ ہزاری، علاقہ جتوئی، ضلع مظفر گڑھ۔ مولوی عبدالشکور دین پوری دیوبندی سے کامیاب مناظرہ کیا۔

چھٹا مناظرہ: ۱۴۰۷ھ بمطابق ۴ مارچ ۱۹۸۶ء بروز منگل بمقام ٹیوب ویل چوہدری نورالحسن، موضع کونڈی، ضلع لودھراں۔ مولوی اللہ بخش غیر مقلد سے کامیاب مناظرہ کیا۔

ساتواں مناظرہ: ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۷ جون ۱۹۸۷ء بروز بدھ بمقام ماڑی پلہ نزد ہیڈ اسلام، تحصیل حاصل پور، ضلع بہاول پور میں مولوی یوسف رحمانی سے ایک مناظرہ کیا۔ جس میں اُس کے چودہ طبق روشن فرمادیئے۔

آٹھواں مناظرہ: ذیقعد ۱۴۱۹ھ بمطابق ۳ جنوری ۱۹۹۹ء بروز جمعہ بمقام غازی پور، تحصیل شجاع آباد، ضلع ملتان۔ مولوی عبدالستار تونسوی دیوبندی سے کامیاب مناظرہ کیا۔

﴿ حضور قبلہ فیض ملت بحیثیت ولیٔ کامل مرشد ﴾

آج کے مسلم معاشرہ میں پیری مُریدی کا سیلاب آیا ہوا ہے۔ جاہل، بے عمل، غرور و تکبر کے بُت نما پیروں نے اس شعبہ کو بدنام کر دیا ہے۔ کھوٹے وکھرے اور اصلی و نقلی کی پہچان مشکل ہوگئی ہے۔ گویا پیری فقیری ایک کاروبار بن گیا ہے۔ آج کے اِس پُرفتن دور میں لوگوں کے تخیل کے مطابق سب سے بڑا پیر وہ ہے جس کے پاس جتنی بڑی گاڑی، جتنی بڑی کوٹھی ہو۔ جس کے مریدوں کی تعداد جتنی زیادہ ہو۔ اسی طرح جُبّہ، قبہ، دستار جتنی بڑی ہوگی اُتنا بڑا پیر ہوگا۔ جو کہ سراسر باطل

سوچ اور طریقہ ہے۔ طریقۂ اسلاف کو ہم نے چھوڑ دیا ہے۔ بزرگوں کا طریقہ معاشرہ میں عنقا نظر آتا ہے۔ خال خال کہیں یہ بوریا نشین مردِ دُرویش اُسلاف کی یادوں کو تازہ کر رہے ہیں۔ جن کو دیکھ کر واقعی ہمیں اپنے بُزرگ یاد آجاتے ہیں۔ اِمام اعظم کی فقہ، اِمام سیوطی کا فنِ تفسیر وحدیث، غوثِ اعظم کی دعوتِ تبلیغ، شیخ محقق کی تحقیق، اِمام رازی کی تفسیر اور اِمام اہلسنت کے عشق کا نمونہ نظر آتے ہیں۔ اِنہی اکابرینِ اُمت کی جیتی جاگتی تصویر ''حضور قبلہ فیضِ ملّت'' تھے جو سر زمینِ بہاولپور پر جلوہ گر تھے۔ گم گشتہ اور روحانیت کی پیاسی اِنسانیت کو عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے چھلکتے جام پلا رہے تھے۔ گو یا انہوں نے توحید ورسالت وعشقِ نبوی ﷺ کا بے مثال مے خانہ کھولا ہوا تھا اور تشنہ گام لوگ اپنی دینی وروحانی پیاس بجھا رہے تھے۔ یہ مردِ دُرویش قلندرانہ صفت کا مالک مردِ کامل ایک پھٹی پرانی چٹائی پر بیٹھا نہ کوئی دربار، نہ سیکورٹی گارڈ، نہ اَوقاتِ خاص، نہ پروٹوکول، نہ شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ۔ گویا اپنے اِسم شریف کا عملی نمونہ بن کر ہر آنے والے کی روحانی، دینی، دنیاوی ضرورتوں کی تکمیل فرما رہے تھے۔ عجب معاملہ ہے جو بھی مرید ہوتا ہے مرشدِ کریم ''حضور قبلہ مفسر اعظم پاکستان علیہ الرحمہ'' اُن کو پیر بھائی ہی کہہ کر پکارتے تھے۔ گویا وہ اپنے آپ کو بھی سرکار سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید کہتے تھے اور اپنے دستِ پاک پر بیعت ہونے والوں کو بھی حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید کہتے تھے۔ اس طرح گویا حضور فیضِ ملت اپنے دستِ اقدس پر بیعت ہونے والے کو اپنا مرید نہیں بلکہ اپنا پیر بھائی کہتے تھے۔ آپ کے آستانہ قدسیہ پر نہ دنبہ، بکری کی ڈیمانڈ، نہ ڈنڈا سوٹے سے علاج اور نہ ہی تعویذات کی روایتی منڈی، نہ فروخت، نہ جھاڑ پھونک کے لمبے چوڑے طریقے، نہ پیشہ ور پیروں جیسا مصنوعی جلال وجمال، نہ چہرہ پر دہشت وحشت اور نہ لہجہ متکبرانہ چال فرعونانہ۔ یہ امامِ اہلسنت کا سچا اور پکا عشقِ محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات، سنتوں کا حقیقی داعی عامل، اِمام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فقہ (حنفی) کا عظیم پاسبان، زندگی درویشانہ، لباس فقیرانہ، طرزِ عمل سنتوں کا پیکر، اخلاقِ حسنہ کا عظیم شاہکار، ملکِ پاکستان تو کیا بلادِ اسلامیہ حتیٰ کہ یورپین ممالک تک اپنی حسین مسکراہٹوں کو بکھیر کر پیغامِ عشقِ مصطفوی کو پھیلا بھی رہے تھے اور عام ہین بھی کر رہے تھے۔ اِسے کہتے ہیں حقیقی پیری اور صحیح معنوں میں مریدی جسے دیکھ کر اللہ بھی یاد آئے اور اُس کے محبوب ومقبول بندے بھی۔ بے شک یہی ہیں انعام یافتہ لوگ جن پر اللہ ﷻ بھی راضی اور یہ اللہ تعالیٰ پر راضی ہیں۔ اِن لوگوں کی سبیل کو اپنانے کی دعا ہمیں ربِ کائنات نے اُمِ الکتاب میں سکھائی۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ

ترجمہ : راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔ (پارہ۱، سورۃ الفاتحہ، آیت ۴)

﴿حضور قبلہ مفسر اعظم پاکستان بحیثیت مدرسِ اعظم﴾

حضور قبلہ مفسرِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ نے اِس شعبہ کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائی تھی۔ آپ جہاں مفسر، محدّث، محقق، مصنّف، مؤلف، مناظر، شارح، مبلّغ تھے۔ وہاں آپ نامی گرامی ''مدرسِ اعلیٰ'' بھی تھے۔ آپ دورۂ تفسیر القرآن، دورہ حدیث شریف کے علاوہ اپنے طلباء کو درسِ نظامی کا بھی درس کراتے تھے۔ وہاں آپ نے درسی کُتب کے ترجمہ شرح حواشی جات کی طرف خصوصی توجہ فرما کر اِس شعبہ پر بھی احسان فرمایا۔ آیئے ذرا دیکھتے ہیں کہ حضور قبلہ اُستاذ العرب والعجم، مفسرِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ فیضِ ملت نے اِس شعبہ میں کون کونسے ہیرے بکھیرے ہیں۔

﴿فیضِ ملّت کی تحریر کردہ تدریسی کُتب کی ایک تصویر﴾

ابواب الصرف مع قوانین (اردو)، ایسا غوجی معه"الحل للمتعلم الحوجی" (المشہور بہ شرح ایسا غوجی)، اُویسی نامہ قوانین فارسی کا مجموعہ، اُویسی عربی بول چال، "اُویسیه فی علم النحو"، اهمیت مدرس عربیه، "أحسن الحدیث فی بیان التذکیر والتانیث" (نحو)، احادیث جوا مع الکلم (علمِ حدیث)، الفا ظ ترادفه ،اشعار میراث مع شرح (علم میراث)، اردو تذکیر و تا نیث، پند نامه جامی، "المحقیقات الخویه فیما یتعلق بالتسمیه" (بسم اللہ شریف کی نحوی بحث)، "التوضح الکامل فی شرح ماته عامل"، نحو کی مشکل ترکیبیں، ترجمه کریما در زبان سرائیکی ، ثمرین الادیب (سوالات وجوابات برائے علماء وفضلاء)، ترجمه اصول الشا شی، ترجمه نحو میر مع فوائد، حاشیه ماته عمل گهو ثو ی، "حا شیه الاویسی علی العقائد النسفی" (عربی)، "حل المشکلات فی شرح المعلقات"، حا شیه کریما ، حا شیه قدوری، حواشی شرح عقائد ، حواشی ماته عامل ، خورشید یه شرح کافیه ، "خلا صة الصرف ،"خلا صته المیراث ،خلاصته النحو" ، فضا ئلِ علم المیراث (سرائیکی ترجمہ)، "کریما شرح ابواب الصرف"، شرح تهذیب کی شرح، شرح مختصر معا نی (عربی)، شرح و قایه کی شرح (عربی)، شرح هدایه کی شرح (عربی)، شرح هدایه منظوم ، شرح مرقات ، شرح مطول ، شرح نام حق، شرح پند نا مه جامی، شرح کا فیه ، صرف اویسی، صر ف بهائی، مع در ح اردو فضل الهی، ضوابط النحو ، علم المناظره ، فیض رضا شر ح کریما ، فیض النحو ، فیض المنطق ، فیض ستاره شرح پند نامه عطار، فیض شرح نام حق فیض یزدان شرح گلستان (اردو)، فیضِ شرح بوستان (اردو)، فیضِ دستگیر شرح صرفمیر (اردو)، فیضِ قلندرشر ح سکندر فیاضی، شرح

زرادی (اردو)، فوائد منطق، الفیض الدوامی علیٰ شرح جامی، مشکل صیغے ، نعم الحامی شرح جامی، نقشہ قواعد المنطق، نقشہ قواعد الصرف ، نقشہ قواعدالنحو۔

﴿حضورقبلہ مفسر اعظم پاکستان بحیثیت مترجم﴾

حضور قبلہ مفسرِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ نے تراجم کی دنیا میں بھی انقلابی کارہائے نمایاں سرانجام دیئے تھے۔ دنیائے اسلام کے مایہ ناز مصنفین کی کُتب کے تراجم کر کے عامتہ الناس کو بھرپور فائدہ اُٹھانے کا حسین موقع عطا فرمایا۔ آیئے دیکھتے ہیں حضرت کے قلمِ شاہکار نے کن کن کُتب کا ترجمہ فرمایا ہے۔ کس طرح مفسرِ اعظم سے مترجمِ اعظم بنے ہیں۔

﴿فیضِ ملّت کی تراجم شدہ کُتب کی ایک جھلکی﴾

اَحناف کی مشہور ومعروف تفسیر "روح البیان" کا اردو ترجمہ کیا جوکہ "فیوض الرحمٰن" بارہ (۱۲) جلدوں پر مشتمل ہے ۔جس نے علمی دُنیا میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی معروف ومشہور تصنیف "احیاء العلوم" کا چار (۴) ضخیم جلدوں میں " انطاق المفهوم " کے نام سے ترجمہ فرمایا۔ جس نے علمی طبقہ میں بے حد مقبولیت حاصل کی ہے۔ اِسی طرح امام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف "کیمیائے سعادت " کا ایک (۱) ضخیم جلد میں "شاہراہِ ہدایت " کے نام سے بھی ترجمہ فرمایا۔ علامہ اَجل حضرت سیدنا جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کی احوالِ آخرت پر مشہور زمانہ تصنیف "البدور المسافرہ" (عربی) جو تقریباً ۷۵۹ صفحات پر مشتمل ہے کا حضرت نے "احوالِ آخرت " کے نام سے ترجمہ فرمایا۔ علامہ عبدالرسول برزنجی رحمتہ اللہ علیہ کی عربی تصنیف "الاشاعتہ لا شراط الساعت" (جو احوالِ قیامت پر مشتمل ہے) کا حضرت فیضِ ملت نے اُردو ترجمہ ''قیامت کی نشانیاں'' کے نام سے فرمایا۔ یہ احوالِ قیامت پر پہلی اور آخری تصنیف ہے اور حضرت مفسرِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کے ترجمہ نے اس کو مزید چار چاند لگا دیئے ہیں۔ علامہ ابن الموفق رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب جو حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر لکھی گئی ہے۔ فیضِ ملّت نے اِس کا ترجمہ ''مناقبِ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کے نام سے فرمایا ہے۔ شیخ محقق الشاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی مایہ ناز تصنیف "اخبار الاخیار "کا اُردو ترجمہ" اسرار الابرار" فرمایا ہے۔

﴿فیضِ ملّت کی تراجم شدہ کُتب کا ایک اور اجمالی جائزہ﴾

بدعت جا آھی؟ (سندھی) تصنیف کا اُردو ترجمہ، بارہ ماہ کے فضائل، "انباء الاذکیا فی حیوٰۃ الانبیاء" (عربی) کا اُردو

ترجمہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ،" حلیتہ اولیاء" کا اُردو ترجمہ، فتو حات مکیہ،"سفر السعادۃ ترجمہ القرآن" (المعروف حنفی القرآن)، ترجمہ دلائل الخیرات شریف،" ترجمہ معہ حواشی حزب البحر"،"ترجمہ قصیدہ بُردہ معہ خواص"،"ترجمہ اِبن ابی زید"،"ترجمہ جامع المعجزات"، ترجمہ بخاری شریف مع مختصر حاشیہ، ترجمہ مسلم شریف معہ مختصر حاشیہ، ترجمہ کریما در زبان سرائیکی،"ترجمہ فوائد فریدیہ معہ مقدمہ حواش"،"ترجمہ نور الایمان معہ حواشی"،"ترجمہ تنویر الحلك معہ حواشی"،" ترجمہ دیوانِ جامی بے نقطہ"،"ترجمہ دیوان العا شقین"،"ترجمہ دلائل النبوۃ بلقیس"،"ترجمہ تلحیض زرقانی علی المواھب"،" ترجمہ مواھب لدنیہ"،"ترجمہ منھاج العا بدین"،"ترجمہ اُصول الشاشی"،"ترجمہ نحو میر"،"ترجمہ حواشی قصیدہ غو ثیہ"،"قصیدہ غوثیہ مترجم سرائیکی"،"لمعتہ النور شرح الصدور"۔

﴿حضور قبلہ مفسر اعظم پاکستان اور امام اہلسنت﴾

عاشق رسول ﷺ، محافظِ ناموسِ رسالت، پاسبانِ نظریاتِ صحابہ حضور قبلہ فیضِ ملّت، شمس المصنفین، شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث بہاول پوری علیہ الرحمہ کو آقائے نعمت مجدد دین وملت عظیم البرکت الشاہ مولانا اِمام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے چھوٹے لختِ جگر حضور قبلہ مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان نوری رحمتہ اللہ علیہ سے سلسلہ قادریہ رضویہ میں بھی خلافت بھی حاصل ہے۔

پھر حضور قبلہ مفسرِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کی بھی وہی تحقیق ہے جو اِمامِ اہلسنت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی تحقیق ہے۔ حالانکہ آپ کا شمار جید محققین میں ہوتا ہے۔ مگر آپ نے اَعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی تحقیق کو اپنی تحقیق مانا اور اُسی پر فتویٰ جاری فرمایا۔ آپ کی تحقیق اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی تحقیق سے بلکل متّفق ہے۔ اِتنے بڑے محدّث، مفسّر، محقق، مصنّف کا یہ محققانہ اور دوٹوک فیصلہ ہم سب کیلئے مشعلِ راہ ہے۔ اِس کے علاوہ اِمامِ اہلسنت کی دو (۲) جلدوں پر مشتمل 'حدائقِ بخشش' جو نعت کا مجموعہ ہے کی نعت مبارک کی جامع مفصل شرح پچیس (۲۵) جلدوں میں فرما کر آقائے نعمت فاضل بریلوی سے اپنی گہری عقیدت ومحبت کا ثبوت فراہم کیا۔ یہ شرح حدائقِ بخشش کیا ہے؟ گویا ''رضوی انسائیکلو پیڈیا ہے''۔ پھر آستانہ عالیہ بریلی شریف کی بھی حضور مفسرِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ پر خصوصی توجہ ونظر تھی۔ چند سال قبل شعبان میں جب حضور قبلہ فیضِ ملت دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار تھے۔ تو آستانہ عالیہ بریلی

شریف (انڈیا) کے جانشین جگر گوشہ امام اہلسنّت حضور قبلہ سبحان رضا خان صاحب سبحانی میاں گوجرانوالہ سے بذریعہ روڈ جامع اویسیہ رضویہ (بہاول پور) عیادت کے لیئے تشریف لے آئے۔ اِس سے بڑھ کر جامع اویسیہ رضویہ کی خوش قسمتی اور آستانہ عالیہ بریلی شریف کی محدث بہاولپوری پر کمال محبت وشفقت اور کیسے ہوگی۔ اِس کے علاوہ متعدد چھوٹے بڑے رسائل امام اہلسنت کی شخصیت پر حضور قبلہ مفسرِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ نے تحریر فرمائے تھے۔ تفصیل کیلئے ''علم کے موتی'' فہرست کتب اُویسی قبلہ ملاحظہ فرمائیے۔

﴿حضور قبلہ فیضِ ملّت بحیثیت محدث کبیر﴾

قارئین محترم حضور قبلہ فیضِ ملّت بحیثیت مفسرِ اعظم پاکستان کے بعد ''محدثِ کبیر'' ایک بلند مقام پر نظر آتے تھے۔ حضور قبلہ فیضِ ملّت، رسول اللہ ﷺ کی احادیثِ مبارکہ سے محبت اور حدیث فہمی میں بھی یدِ طولی رکھتے تھے۔ یہ اعزاز بھی حضور قبلہ محدث بہاولپوری مدظلہ العالی کو حاصل ہے کہ آپ '' شارح صحاحِ ستہ'' تھے۔ بخاری شریف کی مکمل شرح '' الفیض الجاری'' کی کئی جلدیں مارکیٹ میں آگئی ہیں جبکہ باقی جلدوں کی طباعت پر کام جاری ہے اور ساتھ ہی ساتھ مسلم شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابنِ ماجہ شریف اور ابو داؤد شریف کی شروحات زیورِ طباعت سے آراستہ ہونے کی منتظر ہیں۔ صحاح ستہ کے علاوہ حدیث کی دنیا میں حضور قبلہ فیضِ ملّت نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے، اُن پر سرسری نظر ڈالتے ہیں۔

﴿فیضِ ملّت کی احادیثِ مبارکہ کی شروحات پر مبنی کُتب﴾

شرح حدیثِ لولاک، شرح حدیثِ قرطاس، الحبل المتین فی توثیق کنت نبیا و آدم بین الماء والطین، حجیت حدیث، حدیث دیگراں، الحدیث الضعیف، صحیح اور غیر صحیح احادیث، خلاصۃ المشکوٰۃ، خلاصہ عینی، فیض الجاری شرح بخاری، رفع الالتباس فی حدیث عباس، سلسبیل فی شرح حدیث جبرئیل، سترہ احادیث کا جواب، شرح حدیث افک، شرح حدیث قسطنطنیہ، شرح اربعین نووی، شرح مشکوٰۃ المصابیح (عربی)، علمِ غیب فی الحدیث، دو صد احادیث مع شرح، فیض المنعم فی شرح مسلم، اللمعات فی شرح مشکوٰۃ، المجموعہ فی احادیث الموضوعہ، نصر المنعم فی شرح مسلم (عربی)، یک ہزار احادیث، انوار المغنی شرح دار قطنی (۸ جلدیں)، احادیث مو

ضوعه (۲ جلدیں)، اصطلا حا ت الحدیث ، احا دیث تصوف،اول ما خلق انسان کی تحقیق، احادیث قیام رمضان، الاربعین فی الار بعین (چہل حدیث کے چالیس اجزاء)، الاحادیث النسیة، انوا ر الباری فی شرح ثلاثیات البخاری۔

نوٹ: حضرت کا وصال ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۶ اگست ۲۰۱۰ کو ہوا۔ آپ کا عرس دنیا بھر میں بہت اہتمام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ جبکہ مرکزی عرس آپ کے مزار شریف (جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور) میں منایا جاتا ہے۔

